بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا گناہ کے بارے میں صرف سوچنے سے بھی گناہ ہوتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ایک شخص گناہ کے بارے میں صرف سوچے تو بھی وہ گناہ گار ہو جاتا ہے یا پھر جب تک وہ گناہ کر نہیں لیتا وہ گناہ گار نہیں ہوتا؟

جواب

گناہ کے بارے میں سوچنا دو طرح کا ہے: ایک ہے دل ودماغ میں گناہ کا خیال آ جانا یا ایسے خیال کا دل میں گھر کر جانا، اس پر مؤاخذہ نہیں، نہ اس پر کوئی گناہ ہے جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے؛ کیونکہ یہ درحقیقت وسوسہ ہے جو کہ حدیث پاک کی رو سے معاف ہے۔ جبکہ دوسرا ہے دل ودماغ میں جو گناہ کا خیال آیا، اسے کر گزرنے کا عزم کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس کے حوالے سے پلاننگ کرنا کہ یوں یہ گناہ کروں گا، تو یہ سوچنا بذات خود گناہ ہے؛ کیونکہ یہ قصد معصیت ہے اور یہ اعمال قلوب سے ہے، جس پر مواخذہ ہوگا۔ ہاں اگر بندہ یوں گناہ کا عزم کرنے کے بعد اس پر نادم ہوا اور اس سے سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، مسند احمد، مشکوۃ المصابیح وغیرہ میں ہے: واللفظ للبخاري "عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إن الله تجاوز لي عن أمتي ما وسوست به صدورها ما لم تعمل أو تكلم" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت سے ان باتوں کو درگزر فرما دیا ہے جن کا ان کے دلوں میں وسوسہ آتا ہے، جب تک کہ وہ (ان پر) عمل نہ کریں یا کلام میں نہ لے آئیں۔ (صحیح البخاري، کتاب العتق، باب الخطأ والنسیان... الخ، جلد2، صفحہ894، حدیث 2391، دار ابن کثیر، دمشق)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "برے خیالات پر پکڑ نہیں، یہ اس امت کی خصوصیت ہے، پچھلی امتوں میں اس پر بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ برے خیالات اور ہیں، برا ارادہ کچھ اور، برے ارادے پر پکڑ ہے حتیٰ کہ ارادۂ کفر، کفر ہے۔ شیخ عبد الحق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ جو برا خیال دل میں بے اختیار اچانک آ جاتا ہے، اسے "ہاجس" کہتے ہیں، یہ آنی فانی ہوتا ہے، آیا اور گیا، یہ پچھلی امتوں پر بھی معاف تھا، ہم کو بھی معاف۔ لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر معاف ہے، اُن پر معاف نہ تھا، اور اگر اس (برے خیال) کے ساتھ دل میں لذت اور خوشی پیدا ہوا سے "ھمّ" کہا جاتا ہے، اس پر بھی پکڑ نہیں، اور اگر اس کے ساتھ کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ "عزم" ہے، اس کی پکڑ ہے۔۔۔ (فرمایا: جب تک کہ وہ عمل نہ

کریں یا کلام میں نہ لے آئیں) یعنی قولی گناہ میں کلام کا اعتبار ہے اور فعلی میں کام کا۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 81، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1052ھ/1642ء) لکھتے ہیں: "وھھنا قسم آخر وھو العزم وھو توطین النفس علی المعصیۃ وعقد القلب بھا والتھالک علیھا بحیث لا یمنعہ عنھا إلا عدم تھیؤ الأسباب من خارج ولیس في نفسہ مانع و کراھۃ ونفرۃ منھا ویؤاخذ علیہ؛ لأنہ من أعمال القلب والعبد مؤاخذ علیھا" ترجمہ: اور یہاں ایک اور قسم ہے اور وہ عزم ہے، یعنی نفس کو گناہ پر جمالینا اور دل کو اس پر باندھ لینا اور اس پر اس طرح ٹوٹ پڑنا کہ اسے اس گناہ سے صرف خارجی اسباب کا مہیا نہ ہونا ہی روک رہا ہو، جبکہ اس کے اپنے نفس میں اس گناہ سے کوئی روک، کراہت اور نفرت نہ ہو، اور اس پر مواخذہ ہوگا؛ کیونکہ یہ دل کے اعمال میں سے ہے اور بندہ دل کے اعمال پر مواخذہ دار ہے۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الوسوسۃ، جلد 1، صفحہ 315، دار النوادر، دمشق)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "قصد معصیت خود معصیت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 342، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "فاسد خیالات گناہ کا باعث بن سکتے ہیں، لہذا برے خیالات سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ لیکن جب تک ان خیالات پر بالعزم ارادہ نہ کیا ہو یا ان پر عمل نہ کیا، اس وقت تک گناہ کا اطلاق ان پر نہ ہوگا۔" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 151، بزم وقار الدین، کراچی)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں: ایک بطورِ وسوسہ کے اور ایک بطورِ عزم و ارادہ کے۔ وسوسوں سے دل کو خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں لیکن آدمی انہیں برا سمجھتا ہے اور ان پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں کرتا، ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں، اس پر مواخذہ نہیں۔ ... اور گناہ میں حکم یہ ہے کہ گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو میسر نہ آسکیں اور مجبوراً وہ اس کو نہ کرسکے تو اکثر علما کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا۔ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی موقف ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ آیت ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ نور: 19) نیز اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ "بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے۔" (درمنثور) ہاں اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 1، صفحہ 426-427، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-1272

تاریخ اجراء : 05 صفر المظفر 1448ھ/20 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net